

# شهادت امیر المؤمنین\_علی\_بن\_ابی\_طالب\_علیہما السلام

<"xml encoding="UTF-8?>



\*\* ذکر\_ahlibit النبوة \*\*

(#بسیلہ\_شهادت

#امیر المؤمنین\_علی\_بن\_ابی\_طالب\_علیہما السلام )

؛؛؛؛

\*\* فضائل\_ومناقب \*\*

قرآن کے ظاہر و باطن ، تنزیل و تاویل کی شناخت میں رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ آگاہ تھے نیز ابن عباس اور مجاذد جیسے بڑے مفسر قرآن حضرت علی علیہ السلام کے مکتب کے ہی پروردہ تھے۔ رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد سب سے پہلے قرآن تدوین کرنے والی شخصیت حضرت علی علیہ السلام ہی تھے۔ اہل بیت اطہار علیہم السلام اور اصحاب رضوان علیہم میں سے کوئی شخص شرف و فضیلت میں انکی ہمسری نہیں کر سکتا کیونکہ قرآن پاک کی 300 ایسی آیات ہیں جن میں انکی ذات گرامی کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

خطیب بغدادی اسماعیل بن جعفر سے اور ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ 300 آیات حضرت علی علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔(01)

ابن حجر ہبیتمی (02) اور شبلنچی (03) نے ابن عساکر اور ابن عباس سے 300 آیات کی حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہونے کی تائید کی ہے۔

ان آیات میں سے تبلیغ، اکمال، مودت، مبایلہ، شب ہجرت آیت اشتراطی نفس، آیت نجوا، سورہ پل اتنی اور آیت اولو الامر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نیز شیعہ مفسرین ، شیعہ متكلمان اور بعض اہل سنت مفسرین کی تصريح کے مطابق (تحریم، آیت 4) میں صالح المؤمنین سے مراد حضرت علی ہیں نیز (حaque، آیت 12) میں اذن واعیہ، (بینہ، 7) خیر البریہ میں یہی مراد ہیں۔ بعض شیعہ و سنی علماء نے حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے بارے میں نازل ہونے والی آیات پر مستقل کتابیں لکھیں ہیں جیسے تأویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترة الطاہرۃ، اثر سید شرف الدین استرآبادی، شوابد التنزیل، یتابع المودہ ہیں。(04)

حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک ترین ، ہمدرم اور ہمسخن ساتھی تھے نیز کاتب وحی ، ناظر وحی و محافظ وحی اور مفسر قرآن بھی تھے۔ حضرت خود اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ کوئی ایسی آیات نہیں جس کے متعلق

میں نہ جانتا ہوں کہ کب اور کیسے نازل ہوئی دن کو نازل ہوئی یا رات کو نازل ہوئی ، دشت میں یا پہاڑ پر نازل ہوئی۔(05) عيون

اخبار الرضا میں امام رضا علیہ السلام امام حسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں :

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کے بارے میں جو چاہو مجھ سے پوچھو یہاں تک کہ میں ہر آیت کے متعلق تمہیں بتاؤں گا کہ یہ آیت کس کے بارے میں اور کہاں اور کس وقت نازل ہوئی ہے۔(06)

جیسا کہ ذکر ہو چکا کہ بہت سی آیات حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور مناقب میں نازل ہوئیں یہاں تک کہ ابن عباس نے ان آیات کی تعداد 300 تک بیان کی ہے (07) یہاں ہم بعض آیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں

### \* #آیت\_مبابلہ

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ  
وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهُنْ فَنَجْعَلُ لَعْنَةً اللَّهِ عَلَى  
الْكَاذِبِينَ"

تو کہہ دیجیے کہ آؤ! ہم بلالیں اپنے بیٹوں کو اور  
تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری  
عورتوں کو اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں  
کو پھر التجا کریں اور اللہ کی لعنت قرار دین  
جوہوں پر" (08)

سنہ 10 ہجری کو روز مبابلہ طے یہ پایا تھا کہ مسلمان اور نجران کے عیسائی ایک دوسرے پر لعنت کریں تا کہ خدا جھوٹی  
جماعت پر عذاب نازل کرے۔ اسی مقصد سے رسول خدا علی ، فاطمہ ، حسن اور حسین صلوات اللہ علیہم کو لے کر صحراء میں  
نکلے۔ عیسائیوں نے جب دیکھا کہ آپ اس قدر مطمئن ہیں کہ صرف قریب ترین افراد خاندان کو ساتھ لائے ہیں تو خوفزدہ ہوئے  
اور جزیہ کی ادائیگی قبول کرلی۔ (09)

### \* #آیت\_تطبیر

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرَّجْسَ أَبْلَأَ الْبَيْتِ  
وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْبِيرًا

"الله کا بس بہ ارادہ ہے کہ تم لوگوں سے برپلیدی  
کو دور رکھے اے اہل بیت! اللہ تمہیں پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے" (10)  
شیعہ علماء کی عمومی رائے یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ زوجہ رسول ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی اور نزول کے وقت رسول اللہ  
ص. کے علاوہ ، علی ، فاطمہ اور حسین صلوات اللہ علیہم بھی موجود تھے۔ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول خدا -ص. نے اس  
چادر کسے کو جس پر آپ بیٹھے تھے - اٹھا کر اصحاب کسے یعنی اپنے آپ ، علی ، فاطمہ اور حسین صلوات اللہ علیہم کے اوپر  
ڈال دیا اور اپنے باتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور عرض کرنے لگے: "خداوند! میرے اہل بیت یہ چار افراد ہیں، انہیں برپلیدی سے  
پاک رکھ" (11)

### \* #آیت\_مودت

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْغُرَبَى" (12)  
کہئے کہ میں تم سے صاحبان قرابت کی محبت  
کی سوا اس رسالت پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا"

ابن عباس کہتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ -ص. کی خدمت میں عرض کیا کہ اس آیت کی رو سے جن  
لوگوں کی مودت واجب ہوئی ہے، وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: "علی ، فاطمہ ، حسن اور حسین صلوات اللہ علیہم اور یہ جملہ آپ  
نے تین مرتبہ دہرا�ا۔ (13)

### \* #مسلم\_اول

حضرت علی علیہ السلام کا مسلم اول پونا مشہور ہے بلکہ یہ روایت تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے کہ علی اولین مسلمان تھے۔  
(14) چنانچہ رسول خدا -ص. کہتے ہیں: "سب سے پہلا فرد جو تم میں سے روز قیامت حوض کوثر پر مجھ سے آملے گا وہ اسلام  
میں سب پر سبقت لینے والی علی -ع. ہیں"۔ (15) نیز رسول اللہ -ص. اپنی بیٹی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے مخاطب ہو کر  
فرماتے ہیں: "کیا آپ نہیں چاہتی کہ میں تمہیں ایسے فرد سے بیاہ دون جو میری امت میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا

ہے اور ان میں دانا ترین ، عالم ترین اور سب سے زیادہ صابر و بردبار ہے۔ (16)

!!!!

\* # شب\_ہجرت (لیلة المبيت)

قریش نے مسلمانوں کو آزار و اذیت کا نشانہ بنایا تو پیغمبر نے اپنے اصحاب کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ

آپ کے اصحاب مرحلہ وار مدینہ کی طرف ہجرت کرگئے۔ (17)

دارالندوہ میں مشرکین کا اجلاس ہوا تو قریشی سرداروں کے درمیان مختلف آراء پر بحث و مباحثہ ہونے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ

ہر قبیلے کا ایک نڈر اور بہادر نوجوان اٹھے اور رسول خدا۔ ص۔ کے قتل میں شرکت کرے۔ جبراہیل۔ ع۔ نے اللہ کے حکم پر نازل

ہوکر آپ۔ ص۔ کو سازش سے آگاہ کیا اور آپ۔ ص۔ کو اللہ کا یہ حکم پہنچایا کہ: "آج رات اپنے بستر پر نہ سوئں اور ہجرت کریں۔"

پیغمبر نے علی۔ ع۔ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور حکم دیا کہ آپ کی خوابگاہ میں آپ کے بستر پر آرام کریں" (18)

آیت اور اس کا شان نزول

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

"وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ"

اور آدمیوں ہی میں وہ بھی ہے جو اللہ کی مرضی

کی طلب میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں

پر بڑا شفیق و مہربان ہے۔ (19)

تفسیریں کے مطابق یہ آیت کریمہ لیلة المبيت سے تعلق رکھتی ہے اور علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (20)

!!!!

\* # رسول\_خدا\_ص\_کے\_ساتھ\_مؤاخات

رسول خدا۔ ص۔ نے ہجرت کے بعد مدینہ پہنچنے پر مہاجرین کے درمیان عقد اخوت برقرار کیا اور پھر مہاجرین اور انصار کے

درمیان اخوت قائم کی اور دونوں موقع پر علی۔ ع۔ سے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو نیز اپنے اور علی۔ ع۔ کے

درمیان عقد اخوت جاری کیا۔ (21)

!!!!

\* # رد الشمس

یہ سنہ 7 ہجری کا واقعہ ہے جب رسول خدا۔ ص۔ اور علی۔ ع۔ نے نماز ظہر ادا کی اور رسول خدا۔ ص۔ نے علی۔ ع۔ کو کسی کام

کی غرض سے کہیں بھیجا جبکہ علی۔ ع۔ نے نماز عصر ادا نہیں کی تھی۔ جب علی۔ ع۔ واپس لوٹ کر آئے تو پیغمبر۔ ص۔ نے اپنا

سر علی۔ ع۔ کی گود میں رکھا اور سوگئے یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔ جب رسول خدا۔ ص۔ جاگے تو بارگاہ الہی میں دعا کی:

"خدایا! تیرے بندے علی۔ ع۔ نے اپنے آپ کو تیرے رسول۔ ص۔ کے لئے وقف کیا سورج کی تابش اس کی طرف لوٹا دے" پس علی۔ ع۔

اعلیے وضو تازہ کیا اور نماز عصر ادا کی اور سورج ایک بار پھر غروب ہو گیا۔ (22)

!!!!

\* # سورہ\_برائت\_کا\_بلاغ

سورہ توبہ کی ابتدائی آیات میں بیان کیا گیا تھا کہ مشرکین کو چار مہینوں تک مهلت دی جاتی ہے کہ یکتا پرستی اور توحید کا

عقیدہ قبول کریں جس کے بعد وہ مسلمانوں کے زمرے میں آئیں گے لیکن اگر وہ اپنی بڑی دھرمی پر قائم رہیں تو انہیں جنگ

کے لئے تیار ہونا پڑے گا اور انہیں جان لینا چاہئے کہ جہاں بھی پکڑے جائیں گے مارے جائیں گے۔ یہ آیات کریمہ ایسے حال میں

نازل ہوئیں کہ پیغمبر۔ ص۔ حج کی انجام دہی میں شرکت کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ اللہ کے فرمان کے مطابق ان پیغامات

کے ابلاغ کی ذمہ داری یا تو رسول اللہ۔ ص۔ خود نبھائیں یا پھر ایسا فرد یہ ذمہ داری پوری کرے جو آپ۔ ص۔ سے ہو، اور ان کے

سو کوئی بھی اس کام کی اپلیت نہیں رکھتا" (23) حضرت محمد صل اللہ علیہ والہ وسلم نے علی علیہ السلام کو بلوایا اور حکم

دیا کہ مکہ تشریف لے جائیں اور عید الاضحی کے دن من کے مقام پر سورہ برائت کو مشرکین تک پہنچا دیں۔ (24)

!!!!

\* # حدیث\_حق

پیغمبر -ص. نے فرمایا:

"عَلٰى مَحَّالِ الْحُقُوقِ وَالْحُقُوقِ مَعَ عَلٰى"

علی ہمیشہ حق کے ساتھ پیں اور حق

ہمیشہ علی کے ساتھ ہے" (25)

!!!!

\* #سد\_ابواب (دروازوں کا بند کرنا)

صدر اسلام میں مسجد النبی کے اطراف میں موجود گھروں کے دروازے مسجد کے اندر کھلتے تھے۔ پیغمبر اکرم -ص. نے حضرت

علی -ع. کے سوا تمام گھروں کے مسجد النبی میں کھلنے والے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو رسول

خدا -ص. نے فرمایا:

"مجھے علی -ع. کے گھر کے سوا تمام گھروں کے دروازوں کے بند کرنے کا حکم تھا لیکن اس بارے میں بہت سی باتیں بوئی پیں۔ خدا

کی قسم! میں نے کوئی دروازہ بند نہیں کیا اور نہیں کھولا مگر یہ کہ ایسا کرنے کا مجھے حکم ہوا اور میں نے بھی اطاعت کی۔

(26)

!!!!

\*\* #علمی\_خدمات \*\*

ساتویں صدی ہجری کے بڑے سنی عالم ابن ابی الحدید (586-656ق) نے نهج البلاغہ پر اپنی مفصل شرح کے دیباچے میں لکھا:

"میں کیا کہوں اس مرد کے بارے میں جس کے دشمن اس کی فضیلت کے قائل تھے اور نہ تو اس کے فضائل کو چھپا سکے اور

نہ ہی ان کا انکار کرسکے۔ سب جانتے ہیں کہ بنو امیہ نے عالم اسلام کے مغرب اور مشرق پر قابو پا لیا اور اس خاندان نے اپنی

پوری قوت سے - تمام تر مکاریوں اور حیله بازیوں کے ذریعے علی کی عظمت کا نور بجهانے کی کوشش کی اور ان کی مذمت و

ملامت میں بے شمار حدیثیں بھی گھڑ لیں اور تمام منابر پر ان کو لعن کا نشانہ بنایا اور ان کے حامیوں اور مذاہوں کو نہ صرف

منع کیا اور ستایا بلکہ جیلخانوں میں بند کیا اور قتل کیا۔ امویوں نے حتیٰ کہ عوام کو اپنے بچوں پر علی (علیہ السلام) کا نام

رکھنے تک سے منع کیا۔ لیکن ان ساری رکاوٹوں کا کوئی اثر نہ تھا سوائے اس کہ اس کا نام بلندیوں کو سر کرتا رہا اور برتر و بالاتر

ہو جائے۔ وہ اس مشک کی مانند ہے کہ جسے جس قدر چھپایا جائے فضا کو اتنا ہی زیادہ معطر بنا دیتا ہے" (27)

ابن ابی الحدید نے مزید لکھا ہے:

"کیا کہوں اس فرد کے بارے میں جو پر فضیلت اور انسان کی بر امتیازی عظمت کا سرمنشاً اور سرچشمہ ہے اور ہر فرقہ اور ہر

گروپ اس کو ہی اپنا سرچشمہ اور سر آغاز سمجھتا ہے اور اس سے منسوب ہو کر فخر کرتا ہے کیونکہ وہ تمام انسانی امتیازات و

خصوصیات کا سرچشمہ ہے اور اس میدان میں سب کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور اس معنے میں پیشو و بی ہے" (28)

!!!!

\* #علم\_کلام

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: اشرف علوم علم کلام یعنی علم الہیات اور صفات باری تعالیٰ کی شناخت کی تفصیل کا بیان علی -ع.

سے شروع ہوا اور اس فن کے تمام اہل نظر اور استدلال آپ ہی کے شاگرد تھے۔ اہل توحید اور عدل معتزلہ آپ ہی کے شاگرد اور

اصحاب ہیں کیونکہ ان کے تفکر کا بانی واصل بن عطاء ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کا شاگرد ہے اور ابو ہاشم اپنے باپ

محمد حنفیہ کا شاگرد ہے اور محمد اپنے والد ماجد امام علی علیہ السلام کے شاگرد ہیں۔ (29)

اشاعرہ کا سلسلہ بھی آپ ہی تک پہنچتا ہے اور اس فرقے کا بانی ابوالحسن علی بن (اسمعیل بن) ابی بشر اشعری ہے جو ابوعلی

الجبائی کا شاگرد اور جو در حقیقت معتزلہ کے اساتذہ میں سے ہے۔ پس اشاعرہ کا سلسلہ بھی معتزلہ کے استاد تک پہنچتا ہے

اور ان کے استاد امام علی علیہ السلام ہیں۔ (30) امامیہ اور زیدیہ کا امام علی علیہ السلام سے انتساب مسلم اور واضح ہے

جس کے لئے وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ (31)

!!!!

\* #علم\_فقہ

ابن ابی الحدید (586-656ق) کہتے ہیں: "امام علی علیہ السلام علم فقه کی جڑ اور بنیاد ہیں اور عالم اسلام میں ہر فقیہ آپ کے

خوانِ نعمت کے ٹکڑے چننے والے ہیں۔ شیعہ فقه کا آپ سے استناد واضح ہے اور اس کے لئے کسی بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ ابوحنیفہ کے اصحاب جن میں ابو یوسف، محمد وغیرہ شامل ہیں نے فقه ابو حنیفہ سے لی ہے۔ احمد بن حنبل شافعی کا شاگرد تھا اور شافعی نے اپنی فقه ابو حنیفہ سے اخذ کی ہے اور ابو حنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا شاگرد ہے امام صادق علیہ السلام اپنے والد امام باقر علیہ السلام کے شاگرد اور وہ اپنے والد کے شاگرد ہیں اور یہ سلسلہ بھی بالآخر امام علی علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

مالک بن انس نے علم فقه ربیعۃ الرأی سے اخذ کیا ہے اور وہ عکرمہ کا شاگرد ہے اور عکرمہ عبدالله بن عباس کا اور ابن عباس علی۔ع۔ کے شاگرد ہیں۔ چونکہ شافعی مالک کا شاگرد ہے اسی لئے اس کی فقه کو بھی امام علی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یوں اہل سنت کے فقهائی اربعہ امام علی علیہ السلام سے منسوب ہیں۔

فقہائی صحابہ یعنی عمر بن خطاب اور عبدالله بن عباس دونوں نے اپنا علم امام علی علیہ السلام سے اخذ کیا ہے۔ این عباس کی شاگردی واضح ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ عمر نے بہت سے مشکل مسائل میں امام علی علیہ السلام سے رجوع کیا ہے اور کئی مرتبہ "لولا علي لهلك عمر"

اگر علی۔ع۔ نہ ہوتے تو عمر نابود ہوجاتا" کہا اور

"خدا نہ کرے کہ مجھے کوئی مشکل پیش آئے اور ابوالحسن (علی) میرے ساتھ نہ ہوں"

کہا نیز عمر کہا کرتے تھے کہ "جب تک علی مسجد میں حاضر ہوں کسی کو فتوی دینے کا حق نہیں ہے"

اس حوالے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی فقه کا سرچشمہ علی بن ابی طالب علیہماالسلام ہیں۔ شیعہ اور سنی نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ -ص- نے فرمایا:

"اقضاکم علی" "علی۔ع۔ تم میں سے سب سے زیادہ بہتر فیصلے کرنے والے ہیں"

اور چونکہ قضاء یا لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کا علم، فقه کا جزء ہے لہذا اس لحاظ سے بھی علی دیگر صحابہ سے بڑے فقیہ ہیں۔ (32)

### \* #علم\_تفسیر

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: "علی علیہ السلام علم تفسیر کے بانی ہیں اور جو بھی تفاسیر سے رجوع کرے اس حقیقت کو بڑے وضوح کے ساتھ پا لیتا ہے، خواہ وہ آیات کریمہ جن کی تفسیر براہ راست آپ سے نقل ہوئی ہے خواہ وہ آیات جن کی تفسیر ابن عباس سے منقول ہے کیونکہ ابن عباس نے بھی علم تفسیر آپ ہی سے اخذ کیا ہے۔ کسی نے ابن عباس سے دریافت کیا: "آپ کے چچا زاد بھائی علی بن ابی طالب علیہماالسلام کے علم سے آپ کے علم کی نسبت کیا ہے؟" تو انہوں نے کہا: "وہی نسبت جو بارش کے ایک قطرے کو بحر بے کران سے سے ہے" (33)

### \* #علم\_طریقت

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: علم طریقت و حقیقت اور احوال تصوف سے وابستہ افراد بھی اپنی سند امام علی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں اور خرقہ جو آج تک صوفیہ کا شعار ہے، اس امر کا ثبوت ہے۔ (34)

## \* #عربی\_ادب

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے اکثر علماء کے نزدیک علم نحو ابوالاسود دوئی نے وضع کیا اور ابوالاسود دوئی نے اس علم کو حضرت علی سے حاصل کیا۔ (35) ابن ابی الحدید کہتے ہیں: سب جانتے ہیں کہ امام علی۔ ع۔ ہی علم نحو اور ادبیات عرب کے بانی اور تخلیق کار ہیں۔ آپ نے ابوالاسود دوئی کو اس علم کے قواعد کلیہ کی تعلیم دی۔ آپ نے جو قواعد ابوالاسود کو سکھائے ان میں بعض یہ ہیں: کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم و فعل و حرف، اسم یا معرفہ ہے یا نکرہ، اور وجہ اعراب کو رفع، نصب، جز اور جزم میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (36)

!!!

## \* #فصاحت\_وبلاغت

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے امام علی علیہ السلام فصحا کے امام و پیشووا اور بلغا کے سید و سردار ہیں اور جیسا کہ آپ کے کلام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ دون کلام الخالق و فوق کلام المخلوق یعنی (علی۔ ع۔ کا کلام کلام خالق کے نیچے اور کلام مخلوق سے برتر و بالاتر ہے" اور اس دعوے کا واضح ترین ثبوت نہج البلاغہ ہے۔ عبدالحمید بن یحیی نے کہا ہے کہ اس نے آپ کے خطبات میں سے ستر خطبے ازبر کر لئے ہیں اور اس کے ادبی ابال کا آغاز یہیں سے ہوا ہے۔ ابن نباتہ نے کہا کہ "میں نے ان خطبات سے ایک خزانہ ازبر کیا کہ اس میں جس قدر بھی اٹھاؤں، کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں نے علی ابن ابیطالب علیہما السلام کے مواضع کی سو فصلیں حفظ کرلیں" (37)

!!!

## \*\* #اخلاقی\_خصوصیات \*\*

## \* #سخاوت\_وفیاضی

ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

فیاضی اور سخاوت کا یہ عالم تھا کہ روزہ رکھتے تو اپنا افطار محتاجوں کو دے دیتے۔ آیت کریمہ:

"وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبْهِ مَسْكِينًا"

"وَيَتَّبِعُمَا وَأَسِيرًا"

"اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اسکی محبت

کے ساتھ ساتھ غریب محتاج اور یتیم

اور جنگ کے قیدی کو" (38)

آپ ہی کی شان میں نازل ہوئی۔ مفسرین کہتے ہیں کہ اگر کسی دن علی۔ ع۔ کے پاس صرف چار دریم ہوتے تو ایک دریم رات کو، ایک دن کو اور تیسرا دریم خفیہ طور پر اور ایک اعلانیہ بطور صدقہ عطا کرتے تھے اور آیت کریمہ:

"الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًا

"وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرٌ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ

"عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزُنُونَ"

"وہ جو اپنے اموال رات اور دن میں ، خفیہ

اور اعلانیہ خیرات میں دیتے ہیں، ان کیلئے

انکا اجر ہے ان کے پوروں کے یہاں اور انہیں

کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ افسوس ہوگا" (39)

مروری ہے کہ اپنے باتھوں سے مدینہ کے یہودیوں کے نخلستان کی آبیاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے باتھوں پر گھٹے پڑتے گئے تھے اور اجرت لے کر صدقہ دیا کرتے تھے اور خود بھوکے رہتے تھے۔ مروری ہے کہ آپ نے کبھی بھی کسی سائل کو "نہ" نہیں کہا۔

ایک دفعہ محفن بن ابی محفن معاویہ کے پاس پہنچا۔ معاویہ نے پوچھا: کہاں سے آریے ہو؟ تو اس نے معاویہ کی چاپلوسی کی غرض سے کہا: میں بخیل ترین شخص (یعنی علی۔ ع۔) کے باں سے آریا ہوں۔ معاویہ نے کہا: وائے ہو تم پر! تو کس طرح ایسی بات

ایسے فرد کے بارے میں کہتا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک گودام بھوسے کا بھرا ہوا ہو اور ایک سونے کا تو وہ سونے کا گودام

بھوسے کے گودام سے پہلے محتاجوں پر خرچ کرے گا؟ (40)

## \* #عفو و حلم

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: امام علی علیہ السلام حلم و درگذر اور مجرموں سے چشم پوشی کے حوالے سے سب سے زیادہ صاحب حلم و بخشش تھے، چنانچہ واقعہ جمل اس مدعما کی بہترین دلیل ہے۔ جب آپ نے اپنے معاند ترین دشمن دشمن بن حکم پر قابو پالیا تو اس کو ربا کر دیا اور اس کے عظیم جرم سے چشم پوشی کی۔ عبداللہ بن زبیر اعلانیہ امام کی بدگوئی کرتا تھا اور جب عبداللہ عائشہ کے سپاہ کے ہمراہ بصرہ آیا تو اس نے خطبہ دیا اور خطبے کے دوران جو بھی وہ کہہ سکا کہہ گیا حتیٰ کہ اس نے کہا: "اب لوگوں میں ادنی ترین اور پست ترین انسان علی بن ابی طالب (علیہما السلام) تمہارے شہر میں آ رہا ہے" لیکن جب علی -ع. نے اس پر قابو پایا تو اسے چھوڑ دیا اور صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا کہ "ایسے جاؤ کہ میں پھر کہیں تجھے نہ دیکھوں" نیز جنگ جمل کے بعد آپ نے مکہ معظمہ میں اپنے دشمن سعید بن عاص بن عاصی پر قابو پالیا لیکن اس سے نظریں موڑ لیں اور اس سے کچھ بھی نہ کہا۔

جنگ جمل کے بعد عائشہ کے ساتھ آپ کا برتاو مشہور ہے۔ جب جنگ جمل میں سپاہ عائشہ کو پار ہوئی اور آپ فاتح ہوئے تو ان کی تکریم کی اور جب عائشہ نے مدینہ واپس جانا چاہا تو آپ نے قبلہ عبد قیس کی مردانہ لباس میں ملبوس اور تلواروں سے لیس بیس خواتین کو ان کے ہمراہ روانہ کیا۔ عائشہ سفر کے دوران مسلسل اعتراض کرتی رہی اور علی -ع. کو برا بھلا کہتی رہیں کہ "آپ نے اپنے اصحاب میں سے مردوں کو میرے ساتھ بھجوایا ہے اور میری حرمت شکنی کی ہے" لیکن جب یہ قافلہ مدینہ پہنچا تو خواتین نے عائشہ سے کہا: دیکھو ہم سب عورتیں ہیں اور ہم ہی سفر میں تمہارے ساتھ تھیں۔

بصیریوں نے عائشہ کا ساتھ دیا تھا اور علی -ع. کے خلاف لڑتے تھے اور آپ کے کئی ساتھیوں کو قتل کیا تھا لیکن جنگ کے بعد آپ نے سب کو معاف کیا اور اپنی سپاہ کو ہدایت کی کہ انہیں نہ چھیڑیں اور اعلان کیا کہ جو بھی بنتیار زمین پر رکھے وہ آزاد ہے۔ آپ نے ان میں سے نہ کسی کو قیدی بنایا اور نہ ان کے اموال کو بطور غنیمت اخذ کیا۔ اور آپ نے وہی کیا جو رسول خدا نے فتح مکہ کے بعد مکیوں کے ساتھ کیا تھا۔

صفین کے مقام پر معاویہ کی سپاہ نے امام کے لشکر کا پانی بند کیا اور شریعہ فرات اور آپ کے لشکر کے درمیان حائل ہوا اور لشکر معاویہ کے سالار کہتے تھے کہ: ہمیں علی -ع. کے لشکر کو پیاس کی حالت میں تھے تیغ کرنا پڑے گا جیسا کہ انہوں نے عثمان کو پیاسا قتل کیا تھا! اس کے بعد علی -ع. کی سپاہ نے لڑ کر دریا اور پانی کو ان سے واپس لے لیا۔ یہاں امام کی سپاہ میں بھی بعض لوگوں نے تجویز دی کہ "بہتر ہے کہ ہم پانی کا ایک قطرہ بھی سپاہ معاویہ تک نہ پہنچنے دیں تاکہ جنگ کی مشقت برداشت کئے بغیر، وہ پیاس کی شدت سے مر جائیں۔ امام نے فرمایا: ہم بزرگ ایسا نہیں کریں گے۔ دریا کے ایک حصے سے انہیں پانی اٹھانے دو۔" (41)

## \* #نفاست و خوش طبعی

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: امام علی علیہ السلام ہشاشت اور نفاست و خوش طبیعی کے لحاظ سے ضرب المثل تھے۔ چنانچہ آپ کے دشمن اس صفت کو آپ کے لئے عیب قرار دیتے تھے۔ صعصعہ بن صوحان اور دیگر اصحاب نے آپ کے بارے میں کہا: "علی -ع. ہمارے درمیان ہم جیسے ایک تھے اور اپنے لئے کسی امتیازی حیثیت کے قائل نہیں تھے لیکن اپنی منکسرالمزاجی اور ملنساری میں اس قدر صاحب رعب و ہبیت تھے کہ ہم آپ کے حضور شمشیر بدست شخص کے سامنے ہاتھ پاؤں بندھے قیدیوں کی مانند تھے۔" (42)

## \* #جہاد فی سبیل اللہ

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: دوست اور دشمن کا اقرار ہے کہ آپ مجاذیین کے آقا اور سید و سرور بین اور کوئی بھی آپ کے مقابلے میں اس عنوان کا لاائق نہیں ہے اور سب جانتے ہیں کہ اسلام کی دشوار ترین اور شدیدترین جنگ، جنگ بدر تھی۔ جس میں ستر مشرکین ہلاک ہوئے اور 35 سے زائد علی -ع. کے ہاتھوں مارے گئے اور نصف کے قریب مشرکوں کو دوسرے مسلمانوں نے فرشتوں کی مدد سے ہلاک کر ڈالا۔ احمد، احزاب (یا خندق)، خیر، حنین اور دوسرے غزوات میں آپ کا کردار تاریخ کے ماتھے پر جھلک رہا ہے جس کو بیان کی ضرورت نہیں ہے اور واضح اور بدیہی امور کی شناخت کی مانند ہے بالکل اسی طرح، جس طرح

کہ ہم مکہ اور مصر وغیرہ کے بارے میں جانتے ہیں۔ (43)

!!!!

#### \* #شجاعت

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: آپ میدان شجاعت کے وہ یکہ تاز ہیں جنہوں نے گذرنے والوں کو بھلوا دیا اور آئے والوں کو اپنے وجود میں فنا کیا۔ جنگوں میں علیٰ کا کردار کچھ اس طرح سے تاریخ میں جانا پہچانا ہے کہ لوگ قیامت تک اس کی مثالیں دیتے ہیں۔ وہ مرد دلاور جو کبھی فرار نہیں ہوئے اور دشمن کی کثرت سے مرعوب نہیں ہوئے اور کسی سے دست بگریبان نہیں ہوئے جس کو آپ نے ملک عدم کی طرف روانہ نہ کیا ہو اور کبھی ایسا وار نہ کیا کہ دوسرے وار کی ضرورت پڑے اور جب آپ نے معاویہ کو جنگ کے لئے بلایا اور فرمایا کہ آؤ دو بدلو لڑتے ہیں تا کہ ہم میں سے ایک مارا جائے اور مسلمانوں کو آسودگی نصیب ہو۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا: علیٰ۔ نے تمہارے ساتھ انصاف کیا ہے۔ معاویہ نے کہا: جب سے تو میرے ساتھ ہے تو نے کبھی میرے ساتھ ایسی چال نہیں چلی ہے۔ تو مجھے ایسے فرد سے جنگ کا حکم دیتا ہے جس کے چنگل سے آج تک کوئی زندہ نکل سکا ہے؟ میرا خیال ہے کہ تو میرے بعد حکومت شام پر نظریں جمائی ہوئے ہے۔ (44)

ملت عرب ہمیشہ اس بات پر فخر کرتی رہی ہے کہ "میں فلاں جنگ میں علیٰ۔ ع۔ کے سامنے گیا تھا"، یا "میرا فلاں عزیز جنگ میں علیٰ کے ہاتھوں مارا گیا ہے"۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ معاویہ اپنے بستر پر سویا ہوا تھا، اچانک آنکھیں کھولیں تو عبداللہ بن زبیر کو اپنے قریب دیکھا۔ اور عبداللہ بن زبیر نے مذاق کے انداز میں کہا: یا امیرالمؤمنین! ہم آپس میں کشتی نہ لڑیں؟ معاویہ نے کہا: ارٹے اٹے عبداللہ! دیکھ ریاں ہوں کہ دلیری اور جوانمردی کی بات کر رہے ہو۔ عبداللہ نے کہا: کیا تم میری شجاعت کے منکر ہو؟ میں وہ ہوں جو علیٰ۔ ع۔ کے مقابلے کے لئے نکلا اور ان کے خلاف جنگ میں شریک ہوا۔ معاویہ نے کہا: ہرگز ایسا نہ تھا اور تم ایک لمحہ علیٰ۔ ع۔ کے سامنے ڈٹ جاتے تو وہ تمہارے باپ کو اپنے بائیں باتھ سے ہلاک کر دیتے اور ان کا دایاں باتھ بدستور فارغ اور جنگ کا منتظر رہتا۔ (45)

!!!!

#### \* #عبادت

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: علیٰ علیہ السلام لوگوں میں عابد ترین تھے اور سب سے زیادہ نماز قائم کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ لوگوں نے نماز تجد، اوراد و اذکار اور مستحب نمازوں کی پابندی آپ سے سیکھی۔ اور کیا سمجھتے ہو اس مرد کو جو مستحب نمازوں اور نوافل کے تحفظ کے اس قدر پابند تھے کہ جنگ صفين میں لیلۃ الہریر نامی رات کو دو صفوون کے درمیان ایک بچھونا آپ کے لئے بچھایا گیا تھا اور تیر دائیں اور بائیں طرف سے کانوں کے ساتھ سرسرابٹ کے ساتھ گذرتے تھے اور آپ کسی خوف و خطر کے بغیر نماز میں مصروف تھے۔ آپ کی پیشانی کثرت سجود کی وجہ سے اونٹ کی گھٹٹی کی مانند تھی جو بھی آپ کی دعاؤں اور مناجاتوں کا بغور جائزہ لے اور خداوند سبحان کی تعظیم اور بزرگی اور اس کی بیبیت کے سامنے خضوع و خاکساری اور اس کی عزت کے سامنے خشوع کو دیکھئے وہ آپ کے کلام میں چھپے ہوئے خلوص کا اندازہ لگا سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے کہ یہ کلام کس طرح کے دل سے جاری ہوا ہے اور کس زبان پر جاری ہوا ہے۔ (46)

!!!!

#### \* #زبد

علیٰ علیہ السلام زابدوں کے سردار تھے اور جو بھی اس راہ پر گامزن بنا چاہتا علیٰ۔ ع۔ کو مدنظر رکھتا۔ علیٰ۔ ع۔ نے کبھی کہا نہیں سے اپنا پیٹ نہیں بھرا، آپ کا کھانا سخت ترین اور آپ کا لباس نہایت کھردا ہوتا تھا۔ عبداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں: میں عید کے دن علیٰ۔ ع۔ سے ملا تو میں نے ایک سر بمہر تھیلا آپ کے قریب دیکھا آپ نے اس کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ چوکر بھرے جو کے آٹے سے تیار کردہ روٹی کے ٹکڑے ہیں۔ آپ نے کھانا شروع کیا۔ میں نے کہا: یا امیرالمؤمنین! آپ نے اس تھیلے کو سر بمہر کیوں کیا ہے؟ فرمایا: مجھے خوف ہوتا ہے کہ میرے بچے کھیں ان ٹکڑوں کو چربی یا روغن زیتون لگا دیں۔ آپ کا لباس کھجوروں کے ریشوں اور کبھی کھال کا پیوند لگا ہوتا تھا۔ آپ کے جوتوے ہمیشہ کھجور کے ریشوں سے بنے ہوتے تھے۔ آپ کا لباس نہایت کھردرے ٹاٹ کا بنا ہوتا تھا۔ آپ کا نان اور سالن اگر تھا تو سرکھ یا نمک تھا اور اگر اس سے آگے بڑھ جاتا تو زمین کے بعض گیاہ کھالیتے تھے اور اگر اس سے بھی آگے بڑھ جاتا تو تھوڑا سا اوٹٹنی کا دودھ ہوتا تھا۔ گوشت نہیں کھاتے تھے مگر بہت کم اور فرمایا کرتے تھے کہ پیٹ کو جانوروں کا قبرستان نہ بناؤ۔ اس کے باوجود لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور تھے اور بھوک آپ کی

طااقت میں کمی کا سبب نہیں بنتی تھی۔ آپ نے دنیا کو ترک کردا تھا جبکہ ما سوائے شام کے، پوری اسلامی سرزمین سے دولت آپ کی طرف جاری و ساری تھی لیکن آپ پوری دولت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتے تھے۔ (47)

\*\*

## حوالہ جات

- (01) تاریخ بغداد، ج 6، ص 221؛ بحوالہ خرمشای، بہاء الدین، علی بن ابی طالب و قرآن، دانشنامہ قرآن و قرآن پژوهی، ج 2، ص 1486
- (02) صواعق المحرق، ص 761؛ بحوالہ خرمشای، بہاء الدین، علی بن ابی طالب و قرآن، دانشنامہ قرآن و قرآن پژوهی، ج 2، ص 1486
- (03) نور الابصار، ص 73؛ بحوالہ خرمشای، بہاء الدین، علی بن ابی طالب و قرآن، در دانشنامہ قرآن و قرآن پژوهی، ج 2، ص 1486
- (04) خرمشای، بہاء الدین، علی بن ابی طالب و قرآن، در دانشنامہ قرآن و قرآن پژوهی، ج 2، ص 1486
- (05) سیوطی، الاتقان، چاپ دارالکتب العلمیہ، ج 2 ص 412 بحوالہ خرمشای، بہاء الدین، علی بن ابی طالب و قرآن، دانشنامہ قرآن و قرآن پژوهی، ج 2 ص 1486
- (06) خرمشای، بہاء الدین، علی بن ابی طالب و قرآن، دانشنامہ قرآن و قرآن پژوهی، ج 2، ص 1486
- (07) گنجی شافعی، ص 231؛ بیثمی، ص 76؛ قندوزی، ص 126
- (08) سورہ آل عمران 61 ترجمہ علامہ سید علی نقی نقوی
- (09) سیوطی، الدر المنتور، ذیل آیہ 61؛ زمخشری، ذیل آیہ 61 سورہ آل عمران؛ طبرسی، مجمع البیان، ذیل آیہ 61 سورہ آل عمران؛ طباطبائی، ذیل آیہ 61 سورہ آل عمران
- (10) احزاب 33
- (11) ابن بابویہ، ج 2، ص 403؛ سید قطب، ج 6، ص 586؛ طبرسی، مجمع البیان، ج 8، ص 559
- (12) سورہ شوری (42) آیت 23. 3
- (13) مجلسی بحار الانوار، ج 23، ص 233
- (14) امینی، ج 3، ص 191-213
- (15) حاکم نیشابوری، ج 3، ص 136
- (16) احمد حنبل، ج 5، ص 26
- (17) ابن پشم، ج 1، ص 480
- (18) ابن اثیر، الكامل فی التاریخ، ج 2، ص 72؛ مجلسی، ج 19، ص 59
- (19) سورہ بقرہ (2) آیت 207، ترجمہ علامہ سید علی نقی نقوی
- (20) فخر رازی، ج 5، ص 223؛ حاکم حسکانی، ج 1، ص 96؛ علی بن ابراہیم، ص 61؛ طباطبائی، ج 2، ص 150
- (21) ابن عبدالبر، الاستیعاب، بحوالہ محسن امین العاملی، اعیان الشیعہ، بیروت: دار التعارف للمطبوعات، 1418ق-1998م، ج 2، ص 27
- (22) امینی، ج 3، ص 140؛ شوشتی، احقاق الحق، ج 5، ص 522
- (23) ابن پشم، ج 4، ص 545
- (24) طبری، ج 6، جزء 10؛ ابن پشم، ج 4، ص 188-190
- (25) بحرانی، باب 360
- (26) منقی بندی، ج 6، ص 155
- (27) ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، صص 16-17
- (28) ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 17
- (29) ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 17

- (30)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 17
- (31)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 17
- (32)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 18۔ "اقضاکم علی" علی تم میں سے بڑے قاضی اور فیصلہ کرنے والے ہیں۔
- (33)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 19
- (34)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 19
- (35)۔ ابن ندیم، الفہرست ص 62
- (36)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 20۔
- (37)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 24
- (38)۔ سورہ انسان # 76 آیت ترجمہ علامہ سید علی نقی نقوی
- (39)۔ سورہ بقرہ # 174 ترجمہ علامہ سید علی نقی نقوی
- (40)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، صص 21-22
- (41)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، صص 22-24
- (42)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 25
- (43)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 24
- (44)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 20
- (45)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 21-20
- (46)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 27
- (47)۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغہ، ج 1، ص 26

\*\*

\*\*

### محتاج دعا

(مون کاظمن)

\*

\*\*